روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 PL 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 3 اکتوبر 2002ء 25 رجب 1423 ہجری 3 اخاء 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 226

گمراہی سے بچنے کی دعا

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب گھر سے نکلتے تو یہ دعا کرتے:

اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں۔ یا پھسل جاؤں یا پھسلا دیا جاؤں یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔ یا میں جہالت کروں یا میرے ساتھ جہالت کی جائے

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب مایقول الرجل اذاخرج من بیتہ حدیث نمبر 4430)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

گناہ کی یہ حقیقت نہیں ہے کہ اللہ گناہ کو پیدا کرے اور پھر ہزاروں برس کے بعد گناہ کی معافی سوجھے۔ جیسے مکھی کے دو پر ہیں۔ ایک میں شفا اور دوسرے میں زہر۔ اسی طرح انسان کے دو پر ہیں۔ ایک معاصی کا دوسرا انجالت' توبہ' پریشانی کا۔ یہ ایک قاعدہ کی بات ہے۔ جیسے ایک شخص جب غلام کو سخت مارتا ہے تو پھر اس کے بعد پچھتاتا ہے۔ گویا کہ دونوں پر اکٹھے حرکت کرتے ہیں۔ زہر کے ساتھ تریاق ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ زہر کیوں بنایا گیا؟ تو جواب یہ ہے کہ گو یہ زہر ہے' مگر کشتہ کرنے سے حکم اکسیر کا رکھتا ہے۔ اگر گناہ نہ ہوتا تو رعونت کا زہر انسان میں بڑھ جاتا اور وہ ہلاک ہو جاتا۔ توبہ اس کی تلافی کرتی ہے۔ کبر اور عجب کی آفت سے گناہ انسان کو بچائے رکھتا ہے۔ جب نبی معصومؐ ستر بار استغفار کرے تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ گناہ سے توبہ وہی نہیں کرتا جو اس پر راضی ہو جاوے اور جو گناہ کو گناہ جانتا ہے' وہ آخر اسے چھوڑے گا۔

حدیث میں آیا ہے کہ جب انسان بار بار رو رو کر اللہ سے بخشش چاہتا ہے تو آخر کار خدا کہہ دیتا ہے کہ ہم نے تجھ کو بخش دیا۔ اب تیرا جو جی چاہے سو کر۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کے دل کو بدل دیا اور اب گناہ اسے بالطبع برا معلوم ہو گا۔ جیسے بھیڑ کو میلا کھاتے دیکھ کر کوئی دوسرا حرص نہیں کرتا کہ وہ بھی کھاوے' اسی طرح وہ انسان بھی گناہ نہ کرے گا جسے خدا نے بخش دیا ہے۔ مسلمانوں کو خنزیر کے گوشت سے بالطبع کراہت ہے؛ حالانکہ اور دوسرے ہزاروں کام کرتے ہیں جو حرام اور منع ہیں۔ تو اس میں حکمت یہی ہے کہ ایک نمونہ کراہت کا رکھ دیا ہے اور سمجھا دیا ہے کہ اسی طرح انسان کو گناہ سے نفرت ہو جاوے۔

گناہ کرنے والا اپنے گناہوں کی کثرت وغیرہ کا خیال کر کے دعا سے ہرگز باز نہ رہے۔ دعا تریاق ہے۔ آخر دعاؤں سے دیکھ لے گا کہ گناہ اسے کیسا برا لگنے لگا۔ جو لوگ معاصی میں ڈوب کر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے' آخر وہ انبیاء اور ان کی تاثیرات کے منکر ہو جاتے ہیں۔

یہ توبہ کی حقیقت ہے (جو اوپر بیان ہوئی) اور یہ بیعت کی جز کیوں ہے؟ تو بات یہ ہے کہ انسان غفلت میں پڑا ہوا ہے۔ جب وہ بیعت کرتا ہے اور ایسے کے ہاتھ پر جسے اللہ تعالیٰ نے وہ تبدیلی بخشی ہو' تو جیسے درخت میں پیوند لگانے سے خاصیت بدل جاتی ہے۔ اسی طرح سے اس پیوند سے بھی اس میں وہ فیوض اور انوار آنے لگتے ہیں (جو اس تبدیلی یافتہ انسان میں ہوتے ہیں) بشرطیکہ اس کے ساتھ سچا تعلق ہو۔ خشک شاخ کی طرح نہ ہو۔ اس کی شاخ ہو کر پیوند ہو جاوے۔ جس قدر یہ نسبت ہوگی اسی قدر فائدہ ہوگا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 3)

نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کی تاریخ ساز مساعی

ڈیڑھ ماہ میں پیوندکاری کے چھ آپریشنز

نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان خدا تعالیٰ کے فضل سے آنکھوں کے عطیہ جات اور آپریشنز کے حوالے سے خدمت خلق کے کاموں میں دن بدن ترقی کرتی چلی جارہی ہے۔ گزشتہ ڈیڑھ ماہ کے قلیل عرصہ میں ایسوسی ایشن کو تین آئی ڈونرز کی وفات کے بعد آنکھوں کی پیوند کاری کے چھ آپریشنز کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ تمام آپریشنز فضل عمر ہسپتال کے آپریشن تھیٹر میں کامیابی کے ساتھ ہوئے۔ ان میں سے چار آپریشنز مکرم ڈاکٹر رشید محمد راشد صاحب آئی سپیشلسٹ نے اور دو آپریشنز مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا خالد تسلیم احمد صاحب ایف آر سی ایس آئی سپیشلسٹ نے کئے۔ پانچ غیر از جماعت احباب اور ایک احمدی کی آنکھ کی پیوند کاری کی گئی۔ پاکستان میں یہ اپنی نوعیت کا منفرد واقعہ ہے کہ محض خدمت خلق کے جذبہ کے تحت آنکھوں کے اتنے اہم آپریشنز کئے گئے ہیں۔

سب سے زیادہ دعاؤں کے مستحق وہ افراد ہیں جنہوں نے آنکھوں کے عطیہ کا وصیتی فارم پر کر کے وعدہ کیا اور پھر آنکھوں کے عطیہ کی توفیق بھی پائی۔ ایسوسی ایشن کی مجموعی لحاظ سے تیسری اور خواتین میں پہلی آئی ڈونر ہونے کا اعزاز مکرمہ معافیہ نصرت صاحبہ اہلیہ مکرم نصرت احمد صاحب وزائج دارالنصر غربی کے حصے میں آیا۔ ایسوسی ایشن کے چوتھے آئی ڈونر مکرم ملک ناصر محمود صاحب دارالعلوم غربی حلقہ صادق تھے اسی طرح مکرم محمد احمد پرویز صاحب دارالعلوم شرقی حلقہ نور مجموعی لحاظ سے ایسوسی ایشن کے پانچویں آئی ڈونر بنے۔ مذکورہ بالا تینوں آئی ڈونرز کے لواحقین نے پوری ذمہ داری کے ساتھ بروقت اطلاع دے کر عطیہ چشم کے حصول کو ممکن بنایا۔ اور ڈونرز کی خواہش کے مطابق اس کار خیر میں شمولیت کیلئے بھرپور حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

باقی صفحہ 8

مرتبہ ابن رشید

تاریخ احمدیت
منزل بہ منزل
دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

(3) 1940ء

17 جولائی — نالندہ (بنگال) میں بدھوں کے جلسہ میں ایک احمدی کا پیغام حق۔

23 جولائی — بعض احمدیوں نے حضور کی قرب وفات کے خواب دیکھے۔ اس پر حضور نے اپنے قلم سے ایک وصیت تحریر فرمائی جو 25 جولائی کے الفضل میں شائع ہوئی۔

26 جولائی — حضرت مصلح موعود نے قادیان میں خدام اور اطفال کی تجنید میں شمولیت لازمی قرار دے دی۔

28 جولائی — حضرت میاں معراج دین صاحب عمر رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔ اخبار بدر 1905ء تا 1913ء آپ کے زیر انتظام جاری رہا۔

جولائی — حضور نے فریق لاہور کے سامنے یہ طریق فیصلہ پیش کیا کہ فریقین کی حضرت مسیح موعود کے زمانہ کی تحریرات شائع کر دی جائیں اور دونوں لکھ دیں کہ اب بھی ہمارے عقائد یہی ہیں۔

26 جولائی — حضور نے مجلس انصار اللہ قائم کرنے کا اعلان کیا۔ اور پہلا صدر حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقرر کیا۔

26 جولائی — حضور نے اعلان فرمایا کہ خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں شمولیت جو پہلے طوعی تھی اب لازمی ہوگی۔

26 جولائی — حضور نے اطفال الاحمدیہ کے نام سے احمدی بچوں کی تنظیم قائم کرنے کا اعلان فرمایا۔

27 جولائی — مجلس انصار اللہ کا ڈھانچہ بنانے اور طریق کار تجویز کرنے کے لئے پہلا اجلاس منعقد ہوا۔

7 اگست — لندن میں حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کا ایک پادری کے ساتھ ہائیڈ پارک میں مناظرہ۔ یہ اپنی نوعیت کا لندن میں پہلا مناظرہ تھا۔

14 اگست — حضرت حاجی میراں بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور ان کی اہلیہ اور معصوم بچی کی انبالہ میں شہادت۔

19 اگست — حضرت میاں سندھی شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

اگست — حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے قادیان کے ماحول کا تفصیلی نقشہ شائع کیا جس میں قادیان کے ارد گرد 10،10 میل کا علاقہ دکھایا گیا تھا۔

اگست — اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ اور سٹیٹسمین کے نامہ نگاروں نے قادیان میں حضور سے ملاقات کی۔

اگست — حضور نے فریق لاہور کے ساتھ فیصلے کے مزید 4 طریق بیان فرمائے۔

7 ستمبر — حضرت میاں اللہ بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔ آپ ڈیرہ غازی خان کے علاقہ کے سب سے پہلے احمدی تھے۔ آپ نے 1900ء میں بیعت کی۔

21 ستمبر — حضرت محمد یحییٰ خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔ بیعت 1904ء

مانچسٹر میں جلسہ سیرت النبی ﷺ

رپورٹ: عبدالحفیظ شاہد۔ مربی سلسلہ مانچسٹر

جماعت احمدیہ مانچسٹر کے زیر اہتمام مورخہ 5 مئی 2002ء دارالامان میں جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد ہوا۔ موجودہ حالات کے تناظر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات اور امن کے حوالہ سے موضوع "Mohammad(s.a.w.) Messenger of Peace" تجویز کیا گیا۔

اس جلسہ میں انسان کامل کے موضوع پر محترم ڈاکٹر جلیل میاں صاحب نے قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں بیان کیا کہ کس طرح خداتعالیٰ نے آپؐ کی ذات اقدس میں تمام اعلیٰ انسانی قدروں اور صلاحیتوں کو تکمیل تک پہنچایا۔ آپؐ نے اس اعلیٰ مقصد کو حاصل کیا جو کہ انسان خدائی صفات کو اپنا کر اور اس کے رنگ میں رنگین ہو کر ہی حاصل کر سکتا ہے۔

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے "آنحضرت ﷺ بحیثیت امن کا شہزادہ" موضوع اختیار کرتے ہوئے اپنے خطاب میں نہایت مدلل انداز میں آپ کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے واقعات کی صورت میں اس موضوع کو بیان کیا۔ آپؐ نے بتایا کہ نبوت سے قبل اور دعویٰ نبوت کے بعد بھی آپ نے ہمیشہ امن و آشتی کے لئے اپنی تمام کوششوں کو جاری رکھا۔

آپؐ کی گہری خداداد فراست نے تعمیر کعبہ کے وقت جب کہ ایک بڑا خطرہ درپیش تھا اور ہر قبیلہ اپنے حق اور عزت کی خاطر خون بہانے کے لئے تیار بیٹھا تھا اور تمام عرب قبائل اپنی حمیت اور غیرت کی وجہ سے یہ سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار نہ تھے کہ کس کو یہ سعادت حاصل ہو۔ آپؐ نے کمال حکمت اور دانائی سے اس معاملہ کو پرامن طور پر سلجھایا اور سب لوگ اس فیصلہ پر بہت خوش تھے۔

آپؐ نے غیر مسلموں اور دوسرے لوگوں کے حقوق دلوا کر ان کے لئے امن قائم کیا۔ اسی طرح امانتوں کے حق کو بھی خوب نبھایا۔ باوجود سخت مخالفت کے لوگ آپ کو پھر بھی امن کا علمبردار گردانتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ لوگ آپؐ کے پاس اپنی قیمتی اشیاء اور مال و دولت کو بطور امانت رکھ کر مطمئن ہو جاتے تھے۔ ہجرت مدینہ کے وقت بھی کسی کو آپؐ پر انگلی اٹھانے کا موقعہ نہیں ملا۔ حضرت علیؓ کے پاس تمام امانتیں رکھوا کر انہیں ان کے حقداروں تک صحیح سلامت پہنچایا۔ چنانچہ یہی وجہ تھی کہ یہ لوگ آپ کو امین کہنے پر مجبور تھے۔

عموماً کمزوری اور بے کسی کی حالت میں دنیا والے عفو و درگزر کرتے ہیں اور جب طاقت حاصل ہو جائے تو پھر انہیں اس بات کا خیال نہیں رہتا اور بجائے اس کے کہ وہ درگزر سے کام لیں الٹا اپنے ظلموں کا بدلہ لینے لگتے ہیں۔ مگر آفرین ہے اس امن کے پیامبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جنہوں نے کئی دور میں بھی امن کو قائم رکھا اور طاقت ملنے کے بعد بھی فتح مکہ کے موقعہ پر جب کہ 10 ہزار صحابہؓ کا ایک عظیم لشکر آپ کے ہمراہ تھا اور آپؐ ہر ظالم سے گن گن کر بدلہ لے سکتے تھے۔ لیکن آپؐ کی صلح جو طبیعت نے ایسا کرنا گوارا نہیں کیا اور امن کو ترجیح دی۔ چنانچہ آپؐ نے تمام کفار مکہ کو لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کہہ کر امن دے دیا۔ آپؐ کی زندگی میں جو جنگیں ہوئیں وہ بھی دفاعی نوعیت کی تھیں۔ آپ نے ہمیشہ جنگ میں پہل نہ کرنے کی تعلیم دی۔ دنیا کی تاریخ میں کوئی ایسی مثال نہیں ملتی کہ جس نے امن قائم رکھنے کے لئے آنحضرت ﷺ سے زیادہ کوشش کی ہو۔

پروگرام کے آخر میں ایک گھنٹہ تک مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں متفرق سوالات کئے گئے۔

محترم امام صاحب نے بہت دلچسپ انداز میں بائبل اور قرآن سے تمام سوالات کے جوابات دیئے۔ اس پروگرام میں کل 334 احباب و خواتین شامل ہوئے اور مہمانوں میں یکصد انگریز اور بعض دوسری قوموں کے احباب و خواتین شامل ہوئے۔

(الفضل انٹرنیشنل 9 راگست 2002ء)

نیروبی میں ایک نئی بیت الذکر کا افتتاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کینیا کی جماعت کو بھی ایک سو بیوت الذکر کی تعمیر کا منصوبہ دیا تھا۔ خداتعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک جماعت احمدیہ کینیا بہت سے نئے نئے علاقوں میں حسب ضرورت بیوت الذکر تعمیر کر چکی ہے اور یہ سلسلہ دن رات جاری ہے۔

نیروبی شہر میں سالہا سال سے ایک ہی بیت الذکر تھی۔ گزشتہ سال کے آخر پر اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری بیت تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ یہ بیت کسرانی (Kasarani) کے ایریا میں ہے۔ خدا کے فضل سے مردوں، عورتوں اور بچوں کی ایک کثیر

(باقی صفحہ 7 پر)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

علم وفضل کا کوئی تعین نہ کوئی حد — بونوں کے درمیان وہ مرد دراز قد

علم وعمل کے بلند مینار۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب

آپ کی شفقت وعنایات اور آپ کے ساتھ گزرے ہوئے لمحات کی دلآویز یادیں

عبدالسمیع نون صاحب

ہر تخلیق کا انجام فنا ہے۔ اس لئے کسی فرد کے اپنے خالق ومالک کے حضور حاضر ہو جانے کا آخری سفر کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔ بلکہ ایک قدرتی عمل ہے جو اسی طرح ازل سے جاری ہوا۔ اور ابدالآباد تک چلتا رہے گا۔ لیکن ہر فرد اپنے حسن اخلاق ملکی اور ملی اور دینی خدمات کی وجہ سے زندہ رہتا ہے اور اسے ہی بقائے دوام کہتے ہیں۔ ہر چند کہ یہ دور اخلاقی لحاظ سے بانجھ پن کا دور ہے اور ہمارا معاشرہ اخلاقی لحاظ سے قحط الرجال کا شکار ہے۔ ایسے میں اگر کوئی شخص اپنے حسن عمل کے اور اعلیٰ اخلاق کے جاوداں نقوش چھوڑ جاتا ہے تو اسے ابدی حیات حاصل ہو جاتی ہے میرا آج کا ممدوح۔ صاحبزادہ حضرت مرزا مظفر احمد بھی ان لوگوں میں سے ہیں جو دنیا چھوڑ جانے کے بعد بھی زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے۔ کتنی حق بات آپ کے تایا حضور نے کہی تھی کہ

تو چاہے تو وہی غیر فانی بن جائے
وہ زندگی جسے سب حباب کہتے ہیں

فروری 1913ء میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ حضرت مسیح موعود کے بیٹوں کے تینوں بڑے صاحبزادگان کی اعلیٰ دینی ماحول میں تربیت ہوئی اور ان نوخیز پودوں نے خوش نما پھول کھلائے کہ ایک دنیا کو اپنی خوشبوؤں سے معطر کر دیا۔ یہ تینوں بھائی اکٹھے پلے اور جوان ہوئے اور ان میں یکرنگی اور وحدت واخوت کے ایسے گہرے تعلقات خود ہم نے دیکھے۔ کہ گویا ایک مقدس مثلث کے تین زاویے تھے۔ تعلیم وتربیت پانے کے بعد ہر ایک نے اپنے اپنے رنگ میں خدمت دین اور ملکی وملی خدمات کے وہ جاوداں نقوش اپنی حیات مستعار کے دوران ثبت کئے اور نور اور روشنی کے ایسے ایسے مینار تعمیر کئے۔ جو رہتی دنیا تک راہ نمائی اور دستگیری کا کام دیتے رہیں گے قوس قزح اپنے خوش نما رنگوں کی آمیزش کی وجہ سے خوبصورت اور معصوم مشہور ہے۔ اور دلوں کو بہت بھاتی ہے۔ اسی طرح چاندنی کی ٹھنڈک اور شبنم کی پاکیزگی ملائمت اور خنکی بھی بہت دلپذیر مشہور ہے۔ مگر ان تینوں بھائیوں کے اخلاق اور ان کی دلنوازیوں اور دلربائیوں کے ساتھ ان قدرتی مناظر کا بھی کوئی مقابلہ نہیں۔ جو کیفیت اور معنویت اور رنگ ونور ان بھائیوں نے اپنی اپنی زندگیوں میں پیدا کیا اس کا جواب نہیں۔

آج جس بھائی کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ یہ نامور سکالر، انتھک کارکن، دیانت وامانت کے درخشاں مینار ملک وملت کی بے انتہا اور بے لوث خدمت کرنے والے دین حق کی خدمت کے لئے ہر آن کمربستہ ایک وفاشعار اور پختہ دوست تھے غرض قلم میں طاقت نہیں جو اس کے اوصاف گنوا سکے۔ نام نامی تھا۔ حضرت مرزا مظفر احمد صاحب (ایم ایم احمد صاحب) یہ مخفف نام ایم ایم احمد بھی خوب مشہور ہوا۔ اور اسی نام کے ساتھ بھی ایک تقدس ایسا اتصال پکڑ گیا کہ کسی اور کو اس میں شریک ہونے کی آج تک توفیق نہیں ملی۔ ہمارے میاں صاحب آج اس دنیا میں نہیں ہیں۔ مگر میں محسوس کر رہا ہوں کہ ان کا وجود میرے قریب آ کر سرگوشی کر رہا ہے۔ اس لہجے میں جس لہجے میں ازراہ کرم ودل نوازی 29 جولائی 2001ء کی شام کو اپنے مکان پر ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب تحقیقی موضوعات پر باتیں کیں۔ تعلق بنانا اور نبھانا تو اس خانوادے کی خاندانی خوبصورت روایات میں شامل ہے۔ میں پہلے کسی مضمون میں بیان کر چکا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1952ء کی شام رتن باغ میں جب حضور ابھی پرنسپل کالج کے تھے۔ بعد نماز مغرب میرا ہاتھ حضرت میاں صاحب کو جو پکڑایا۔ اور اتنا کہا کہ سرگودھا کے اپنے گاؤں میں یہ واپس نہ جائے۔ اگلی صبح میں حضرت میاں صاحب کے دفتر جو مال روڈ پر واقع تھا گیا۔ تو مجھے انسپکٹر بحالیات شاہ عالمی دروازے کا حکمنامہ تھما دیا گیا۔ اور یہیں سے میرے لاء گریجوایٹ بننے کی بنیاد پڑی۔ اس تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔ تعلق روز اول کی طرح پرکیف اور پرتپاک رہا۔ یہ تعلق اگرچہ ایک نیاز مند اور مخدوم ایک ذرہ ناچیز اور خاندانی عز ووقار کے بلند وبالا مینار کے علاوہ دنیا کے بہت بڑے افسر اور بیکس اور بے نوا کے درمیان تھا۔ ادھر ایک بالکل بیکس اور بے ہنر مبتدی اور ادھر ایک منتہی ہر دو میں کسی قسم کا اشتراک منصب یا ہمسری کی نسبت تلاش کرنا کار بیکار ہی ہے۔ لیکن یہ فخر میرا سرمایہ ہے کہ تعلقات میں جتنی بہتری ہو سکتی تھی۔ اور جتنی بے تکلفی ممکن تھی آپ ہی کی طرف سے ہوتی تھی۔ سرگودھا میں میں نے وکالت شروع کی ہوئی تھی کہ کالج کے کسی فنکشن میں حضرت میاں ایم ایم احمد صاحب بھی لاہور سے آئے ہوئے تھے۔ میں پہلے آپ کو لاہور ملا تھا اور راولپنڈی کا ایک کام کہا ہوا تھا۔ آپ نے پنڈی جانے پر وہ کام کرنے کا وعدہ فرمایا ہوا تھا۔ دونوں بھائی آمنے سامنے تھے۔ جناب پرنسپل (بعدہ میرے سید ومرشد) اور حضرت مرزا مظفر احمد صاحب۔ حضرت صاحب نے پوچھا کہ مظفر آپ نے پنڈی کب جانا ہے۔ میں ابھی آپ سے ملا نہیں تھا۔ مگر انہوں نے مجھے دیکھ لیا ہوا تھا۔ کہ پچھلی طرف کھڑا ہوا ہے۔ فرمایا سمیع نون کے کام جانا ہے۔ اور مڑ کر میری طرف نگاہ کی۔ جب کہے گا چلا جاؤں گا۔ میں نے کہا۔ میاں صاحب میرا کام تو گویا ہو گیا۔ جو اتنا آپ نے میرا خیال رکھا ہوا ہے۔

29 جولائی 2001ء کو میں واشنگٹن گیا تو مجھے گزشتہ 60/70 سال کے عرصہ کے سفر حیات میں بہت سے مسافر ملے۔ جنہیں میں نے الوداع کہا اپنے بھی اور غیر بھی عالم اور متقی اور راہنما اور رہبر بھی۔ مگر یہ شخص وفا اور راستی کا مجسم تھا اپنے مرشد سے تقویٰ کی ساری تفاصیل کے ساتھ اس نے اپنے آپ کو رنگ لیا ہوا تھا۔ سب سے منفرد صاحب دل ستھری زندگی اور صاف ستھرا سفر۔ میں تو بیمار پڑا تھا۔ اور دل کے بائی پاس کے لئے جانے کے لئے تیار بیٹھا تھا۔ کہ ایک دن برادرم قریشی محمود الحسن صاحب کو فون کیا آگے سے انہوں نے بتلایا کہ نامعلوم میاں صاحب کا جنازہ کب آتا ہے۔ اس پر مجھے پتہ چلا کہ آپ فوت ہو چکے ہیں۔ آنسو ایسے بہنے لگے۔ جیسے کسی نے صراحیاں انڈیل دی ہوں آنکھوں کے سامنے ان کے الطاف کریمانہ ان کے مقدس باپ دادا کے واقعات واحسانات اور ایک ایسی فلم چلی کہ میں بہت دیر تک اکیلا اپنے کمرے میں بیٹھا آنسو بہاتا رہا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی طرف سے محبتوں اور شفقتوں کا ایسا پرکیف ریلا آیا جس سے میری محرومیوں اور بے بسی کے پر پوری طرح بھیگ گئے۔ اور اس نے مجھے سنبھلنے کا موقع ہی نہ دیا۔ اور میری اندرونی دیوار کو ریت کی دیوار کی صورت مسمار کر دیا۔ ان کی محبت کے مسلسل بڑھتے ہوئے گراف نے مجھے پریشان کر دیا اور میری ساری پژمردگیوں اور پریشان حالی پر ان کی الفتوں کی چھاجوں اوس پڑ چکی تھی اور میں سوچتا تھا کہ یہ قرون اولیٰ کے دور کا شخص کس زمانے میں آ گیا ہے۔ 30 سال قبل جب قاتلانہ حملے میں آپ کو حی وقیوم نے نئی زندگی عطا فرمائی تھی ہم کوتاہ فکر کیا اندازے لگا سکتے ہیں۔ مگر آسمانی آقا کی داد ودہش کا بھی کچھ ٹھکانہ نہیں کیا عجب آپ کا نام جانی قربانی دینے والوں میں شامل ہو چکا ہو۔

1978ء میں پہلی بار امریکہ گیا۔ میرا قیام محترم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب کے گھر تھا۔ جب میاں صاحب کو پتہ چلا تو ایک صبح نو بجے کے قریب میرے کمرے میں تشریف لائے اٹھ کر تعظیم بجالایا۔ اور حضرت باجی کی خیریت دریافت کی۔ فرمایا وہ ساتھ آئی ہوئی ہیں۔ اور تمہیں سلام کہتی ہیں اور ساتھ ہی حکم سنایا کہ آج رات تم ہمارے ہاں کھانا کھاؤ گے میں نے عرض کیا کہ حضرت یہ بھی آپ کا ہی گھر ہے۔ مگر فرمایا نہیں یہ سب لوگ ادھر ہی آ جائیں گے۔ چنانچہ ہم وہاں گئے۔ تو لندن میں پاکستان کا سفیر بھی آیا ہوا تھا۔ اور بھی کئی آدمی تھے۔ کھانے سے پہلے نماز مغرب وعشاء کا وقت ہوا۔ تو نماز پڑھنے کے لئے ایک مخصوص کمرے میں گئے میں نے بہت اصرار کیا کہ جناب آج صاحب خانہ امامت کروائیں گے۔ مگر اس کے جواب میں دلفریب مسکراہٹ اور کہ میاں احمد (میاں عبدالرحیم احمد صاحب) نماز پڑھائیں گے۔ اور اس کے بعد کھانا شروع ہوا سفیر صاحب سے تعارف کروایا بہت باتیں ہوتی رہیں۔ مگر میاں صاحب کا ایک دستور تھا کہ ہمیشہ سنجیدہ اور بامقصد بات کرتے تھے۔ 1978ء میں ہی جنرل یحییٰ خان صاحب فالج سے بیمار ہو کر امریکہ گئے۔ اور واشنگٹن حضرت میاں صاحب کے گھر ہی سیدھے گئے۔ ان کے ہمراہ ان کا بیٹا اور بیوی بھی تھی۔ وہ تو مسلسل میاں صاحب کی کوٹھی پڑے ہی رہے اور جنرل صاحب کو حضرت میاں صاحب نے ہسپتال میں داخل کرا دیا۔ مغربی ممالک کے طریق کے برعکس میاں صاحب کے پاس پاکستانی ڈرائیور پاکستانی باورچی اور خادم ہوتے تھے۔ وہاں شوفر والی کار تو ایک ایسی عیاشی ہے جو بڑے لارڈز ہی افورڈ کر سکتے ہیں۔ مگر میاں صاحب کے ہاں کسی چیز کی کمی نہیں تھی۔ وہ لوگ دو ماہ میاں صاحب کے گھر رہے۔ جس وقت واپس آئے تو صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ بھی

ائیر پورٹ پر سابق صدر کی بیگم کو الوداع کہنے گئیں۔ بوقت الوداع بیگم صدر یحییٰ خان صاحب نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور دعا کی کہ یا اللہ مظفر کافر ہے۔ تو ساری دنیا کو اس جیسا کافر بنا دے ہمارے ساتھ میاں صاحب کو اب کوئی غرض نہیں ہو سکتی۔ مگر جس وفا شعاری اور بلند اخلاق کے تحت انہوں نے ہماری ہر طرح کی خبر گیری کی ہے۔ دنیا کے پردے پر کوئی ایسا انسان نہیں جو اتنی خدمت کر سکے۔ وہ دردی تھی۔ بے حد ممنونیت کا اظہار ان سب نے اس روز کیا۔ میں جب سال 2001ء میں حضرت میاں صاحب کے گھر گیا۔ تو اس روز بھی سابق صدر کا فوٹو آپ کے کمرے میں پڑا تھا۔ میں نے پوچھا تو بتایا کہ یحییٰ خان صاحب ہمارے گھر تھے۔ تو ان کی خواہش پر فوٹو لئے۔ پھر انہی کے کہنے پر میں نے وہ فوٹو انہیں پاکستان بھیج دیئے۔ ایک فوٹو ایسا تھا کہ دیوار کے پیچھے حضرت مسیح موعود کا بڑا فوٹو تھا۔ تو وہ میں نے نہ بھیجا کہ یحییٰ خان صاحب یہ نہ سمجھیں کہ میں انہیں خاموشی سے دعوۃ الی اللہ کر رہا ہوں۔ مگر یحییٰ خان تاڑ گئے۔ اور انہوں نے اصرار سے کہا کہ جناب وہ فوٹو بھی بھیجیں جس کے عقب میں بڑا فوٹو بڑے مرزا صاحب کا ہے۔ چنانچہ پھر میں نے انہیں وہ بھی بھجوا دیا۔

زندگی میں بڑے بڑے افسران سے واسطہ پڑا ہے۔ ایک بات جو انوکھی میاں صاحب میں میں نے دیکھی۔ اس کے وجوہ تلاش کرنا مشکل نہیں ہیں۔ حضرت میاں صاحب کا خاندانی وقار اور وجاہت ہی ایسی تھی۔ اور پھر اخلاق ایسے بلند اور کریمانہ کہ آپ کے ماتحت تو آپ کے مداح تھے ہی آپ کے افسران بالا بھی آپ کی خواہشات سے سر مو انحراف نہیں کرتے تھے۔ ابتدائی سالوں 52\1951ء کی بات ہے۔ کہ آپ ایڈیشنل کمشنر بحالیات تھے۔ اور کمشنر بحالیات فدا حسین صاحب تھے۔ مگر سید فدا حسین صاحب کا سارا انحصار حضرت میاں صاحب کے فیصلہ جات پر تھا۔ ممدوٹ وزارت میں آپ سیالکوٹ میں ڈپٹی کمشنر تھے کہ تین ایم پی اے وزیر اعلیٰ کو ملنے آئے انہوں نے اندر سے کہہ بھیجا کہ اگر میاں مظفر احمد صاحب کے خلاف کوئی بات ہے۔ تو میں آپ کو ملنے کو تیار نہیں ہوں۔ ایسے تین ڈی سی اگر پنجاب کو مل جائیں۔ تو سب معاملات طے ہو جائیں گے۔ یہ بڑی بے غیرتی ہے۔ کہ ایسا صاف ستھرا افسر آپ کو پسند نہیں۔

آپ ڈی سی سیالکوٹ تھے۔ جب لیڈی ماؤنٹ بیٹن نے سیالکوٹ حکم بھیجا کہ وہاں جو قیمتی سامان پڑا تھا۔ معذوروں کے لئے وہ ریل گاڑی میں لوڈ کرا کر ہندوستان بھیجا جائے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ماؤنٹ بیٹن ابھی اس لالچ میں تھا کہ اسے دونوں ممالک کا گورنر جنرل مقرر کر لیں۔ جب حضرت میاں صاحب کو اس سازش کا علم ہوا۔ تو فوراً ریلوے حکام کو حکم بھیجا کہ یہ گاڑی جو تم بھیج رہے ہو روک لو۔ انہوں نے عذر کیا کہ جناب لیڈی ماؤنٹ بیٹن کا یہ حکم ہے۔ میاں صاحب نے فرمایا خواہ کسی کا ہو۔ تم میرے حکم کے پابند ہو۔ ہرگز گاڑی یہاں سے نہ چلے۔ اور پھر سارا سامان اتار لیا گیا۔ اور اس طرح پاکستان بڑے نقصان سے محفوظ رہا۔

مجھے ایک واقعہ آپ نے سنایا کہ نواب امیر محمد خان کالا باغ نے کہا کہ میاں صاحب آپ کل سے چیف سیکرٹری پنجاب کا عہدہ سنبھال لیں میں نے صدر ایوب خان صاحب سے بات کر لی ہے۔ میاں صاحب نے کہا کہ میں چارج نہیں لوں گا۔ ایک وجہ تو یہ ہے کہ سابقہ چیف سیکرٹری نے میرا نام ایڈیشنل چیف سیکرٹری کے لئے تجویز کیا تھا۔ اس لئے یہ محسن کشی ہے کہ اسے ہٹا کر چارج خود سنبھال لوں۔ دوسرے میں جونیئر ہوں۔ میرا حق بھی نہیں بنتا۔ نواب صاحب نے بااصرار کہا۔ مگر انہوں نے یہ بات ماننے سے انکار کر دیا۔ نواب کالا باغ نے حیرت سے کہا کہ عجیب آدمی ہے۔ چیف سیکرٹری پنجاب کے عہدے پر لات مار رہا ہے۔ اصول پسندی اور ایسی بلند اخلاقی کی توقع آپ جیسے باکردار انسان سے ہی کی جا سکتی تھی۔ پھر جب آپ مرکز میں گئے تو پہلے فنانس سیکرٹری اور پھر ڈپٹی چیف پلاننگ کمیشن اور پھر مشیر صدر جو عہدہ کے لحاظ سے وفاقی وزیر کے برابر تھا۔

آپ مرکز میں تھے صدر پاکستان محمد ایوب خان صاحب تھے۔ تو انہوں نے صدر صاحب کو کہا کہ نواب کالا باغ کے بیٹے مظفر خان کو وزیر لے لیں۔ وہ تو انکار کر نہیں سکتا تھا۔ جب اس بات کی خبر گورنر صاحب کو ہوئی۔ تو انہوں نے میاں صاحب کو کھانے پر مدعو کیا اور پوچھا کہ ایسی کون سی تجویز آپ نے دی ہے۔ آپ نے فرمایا تجویز متوالی ہے۔ گورنر نے کہا کہ میاں صاحب لوگ کہیں گے خود گورنر بنا اور بیٹے کو وزیر بنوا لیا ہے۔ میاں صاحب نے کہا کیبنٹ میں آپ کی مخالفت ہوتی ہے۔ جو کوئی بھی رنگ لا سکتی ہے۔ آپ کا بیٹا وہاں بیٹھا ہوگا تو آپ کے مخالف لابی ختم ہو جائے گی اس پر گورنر بہت ممنون ہوا۔ مگر کچھ دن سوچنے کے لئے مہلت مانگی۔

غرض ایسا باوقار عزت وعظمت والا یہ انسان تھا کہ جہاں رہا قطع نظر اس کے کہ اس کا عہدہ کیا ہے منصب کیا ہے۔ وہ نمبر ایک ہی رہا مگر دنیا جانتی تھی کہ اس کی اپنی ذاتی غرض کوئی نہیں ہوتی تھی۔ ہر ایک کا بھلا سوچنا اور بھلا کرنا اس کی فطرت کا حصہ بن چکا تھا۔ ان کی شخصیت علم وعمل کا دلآویز اور حسین مرقع تھی اقتصادیات ان کی ہاتھوں کی چھڑی تھی اور رموز حکومت گویا ان کی جیب میں تھے۔ آدمی پڑھا لکھا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کا گہرا تعلق ہو۔ اور ہر مشکل مرحلے میں اللہ سے راہنمائی بھی چاہتے۔ تو اس کے لئے کیا مشکل رہ جاتی ہے۔ "ایم ایم احمد کے انکشافات" ایک صحافی نے آپ کا نہایت تفصیلی انٹرویو لیا تھا۔ جو کتابی صورت میں شائع ہوا۔ اور جس کی ایک کاپی مجھے عنایت کی گئی تھی۔ نہایت مفید اور دلچسپ معلومات کا مجموعہ ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا اپنی اونچی ملازمت کے دوران نیکوں سے بھی واسطہ پڑا۔ اور دوسرے لوگوں سے بھی۔ گویا جفت خوش حالاں و بدحالاں شدم۔ ان پر پوری طرح صادق آتا ہے جو اچھے لوگ نہیں تھے۔ ان کی برائیوں سے نفور رہے۔ مگر ان کے ساتھ تعلقات کو نبھایا کیونکہ دین حق بدی سے نفرت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ مگر بد کی دعا اور موعظہ حسنہ کے ذریعے اصلاح کی کوشش کرنے پر زور دیتا ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود کے زمانے میں بعض عزیزوں کے رابطوں کی کنہ معلوم کرنے کیلئے ایک کمیشن حضور کے حکم سے بٹھایا گیا تھا۔ جس کے ممبران حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر اور حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور خاکسار راقم الحروف تھے۔ اسی دوران خاندان اقدس کے بعض افراد سے بھی بعض معلومات حاصل کرنا تھیں۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں مجھے راہنمائی کی ضرورت پڑی۔ تو میں صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ کے دردولت پر حاضر ہوا۔ میری گفتگو میں میری کوئی بات انہیں پسند آئی۔ یوں میں نے مودب رہنا ہی تھا۔ کہ سیدنا حضرت مصلح موعود کی صاحبزادی اور سیدنا حضرت خلیفہ اول کی نواسی ہیں۔ انہوں نے مجھے بھائی بنالیا۔ جس پر مجھے آج تک بجا طور پر فخر ہے۔ حضرت میاں صاحب پاکستان آئے تو انہوں نے موصوفہ سے کہا کہ امۃ الرشید تم نے عقل کی بات کی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ نون کو تم نے اپنا بھائی بنا لیا ہے۔ باجی نے یہ واقعہ مجھے سنایا تو میرے لئے مسرت اور مزید اعزاز کا موجب بنا۔

چہرہ انسان کے اندرونے کا انڈکس ہوتا ہے۔ ایک لطیف واقعہ سناتا ہوں۔ بہت پرانی بات ہے۔ حضرت میاں صاحب ولایت سے فارغ التحصیل ہو کر آئے تھے۔ مجھے محترم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ سیشن جج مرحوم نے سنایا کہ میں لاہور G.P.O کے پاس فٹ پاتھ پر چل رہا تھا کہ اچانک حضرت میاں صاحب کسی کام سے وہاں آئے۔ کار میں تھے کار سے اتر کر ڈاکخانہ میں گئے۔ تو میں نے انہیں غور سے دیکھا۔ میں نے جوانی میں ہی داڑھی رکھی ہوئی تھی۔ نماز اور تہجد کا التزام بھی کرتا تھا۔ میاں صاحب کے چہرے پر نظر پڑی تو میں نے اپنے آپ کو مخاطب ہو کر کہا عزیز احمد! تو سو کوشش کرے اس نوجوان کے چہرے پر جو نور ہے۔ اسے تو ساری عمر نہیں پہنچ سکتا۔

عشق الٰہی وسے منہ پر ولیاں ایہہ نشانی

کچھ عرصہ ہوا۔ روزنامہ جنگ کے میگزین میں حضرت میاں صاحب کے بارہ میں ایک مضمون چھپا اس میں مضمون نگار نے آپ کی تصویر بھی ساتھ شائع کر دی۔ میں کافی دیر اسے دیکھتا رہا۔ پھر اخبار سے تصویر پھاڑ کر ڈائری میں رکھ لی۔ میاں صاحب سے خط وکتابت اکثر رہتی تھی۔ اس کے بعد جو خط لکھا تو تصویر والا واقعہ بھی لکھ ڈالا۔ آپ نے ایک بڑے لفافہ میں اپنی ایک بہت بڑی خوبصورت تصویر بھیج دی۔ کہ اخباری تصویر کو چھوڑ دو۔ اتنا شوق ہے تو یہ رکھ لو۔ چنانچہ اب بھی وہ میرے کمرے کی زینت ہے۔ اب جو میں نے خط لکھا تو اس میں لکھا کہ میاں صاحب تصویروں سے کام نہیں بنتا آپ سے ملاقات ہو۔ باتیں ہوں، بہت سال ہوئے آپ آئے ہی نہیں غالباً 1991ء میں آخری بار آئے تھے۔ اسلام آباد سے 1991ء کا لکھا ہوا ایک خط میرے پاس پڑا ہے۔ تصویر کے بارہ میں لکھا کہ بہت شکریہ مل گئی ہے۔ مگر یہ باتیں نہیں کرتی۔

آپ نے تصویر بھیجی ہم نے دیکھی غور سے
ہرادا اچھی خوشی کی ادا اچھی نہیں

مگر لکھا کہ یہ بھی کچھ نہ کچھ کام آتی ہے۔ ہم نے کمرے میں رکھی ہوئی ہے۔

میرا ذہن یادوں کا بسیرا بن گیا ہے۔ یہ یادیں بھی کچھ عجیب چیز ہیں کچھ ایسی ہیں کہ ان سے دامن چھڑانا ناممکن۔ کچھ ہزار کوشش کے باوجود گرفت میں نہیں آتیں۔ آپ سے آخری ملاقات میری لینڈ امریکہ میں گزشتہ برس ہوئی۔ میں نے محسوس کیا کہ قویٰ مضمحل ہو چکے تھے۔ عناصر میں اعتدال نہیں رہا تھا۔ مگر وہی دلیری۔ دل نوازی اور خاندانی نور اور جاہ وحشم۔ اس کی یاد چاہتا ہوں کسی طرح بھول جائے مگر اتنے پیارے شخص کی اتنی پیاری یاد کیونکر مجھے چھوڑے۔

2 3 جولائی کو آپ نے دنیا چھوڑی۔ پھر 30 جولائی کو ربوہ کی بھری محفل سے جب وہ جو خوش لباس۔ خوش گفتار اٹھ گیا۔ دلی دکھ ہوا کہ میں ان کے آخری سفر میں شامل نہ ہو سکا۔ کیونکہ عین 30 جولائی کو اس وقت جب ادھر آپ کی سواری آخرت کے لئے تیار ہو رہی تھی لاہور کے ایک ہسپتال میں ڈاکٹر اپنے اپنے فن کا مظاہرہ اور سرجن اپنے ہنر کا کمال میرے ناتواں سینے کو مشق ستم بنا کر رہے تھے۔

دربار خلافت کے انمول رتن، اے وہ کہ جسے شاہانہ چہرہ عطا ہوا تھا۔ تیری آنکھ سے ہمیشہ نور اور محبت کی پھوار برستی تھی۔ اے وہ جس کی کشادہ پیشانی، وسیع قلب ونظر کی علامت تھی۔

اے بندہ مسیح پاک تو اپنے "چاند" باپ کی طرح غم زدہ دل کو بھانپ کر۔ اس کے سارے ہم وغم اپنے سینے میں سمو لینے کی خواہش رکھتا تھا۔ جا اپنی ساری خدمات قوم وملت اور خدمات دین متین کا صلہ اپنے رب کریم سے وصول کر۔ تیرے بزرگ باپ اور مقدس دادا تجھے خوش آمدید کہیں۔

اپنی سرکاری ملازمت کے دوران اعلیٰ معیار دیانت اور راست روی کا اجر تجھے تیرا خالق ومالک عطا کرے۔ جس کی رضا ہر لحظہ تیرے پیش نظر رہی۔

تم روٹھ گئے دل بیٹھ گیا اب دل کی حقیقت کیا کہئے

کمپیوٹر ڈکشنری

ٹیگ (TAG): انفارمیشن کا ایک یونٹ جسے لیبل کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔ ایک ٹیگ مت ایک انسٹرکشن ورڈ ہے جسے فلیگ بھی کہتے ہیں۔

ٹیپ کریکٹر: وہ انفارمیشن جو بٹس پر مشتمل ہوتی ہے اور ٹیپ کے لمبائی کے رخ میں ریکارڈ شدہ ہوتی ہے۔

لعل تابان نمبر 59

مرتبہ: فخر الحق شمس

دھرا ثواب ملے گا

تاریخ اسلام میں اطاعت کے باب میں صرف مسلمان مردوں کے سنہری حروف سے رقم کئے ہوئے واقعات ہی نہیں ملتے بلکہ مسلمان خواتین بھی کسی سے پیچھے نہ تھیں- وہ بھی اطاعت کے جذبہ سے سرشار تھیں- اور اپنے آقا کی ہر آواز پر لبیک کہنے کو منتظر رہتیں-

حضرت زینب رضی اللہ عنہا جو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی زوجہ تھیں بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ حضورﷺ نے خواتین کو صدقہ کرنے کی نصیحت فرمائی- میرے پاس کچھ زیور اور رقم تھی میں نے صدقہ کی نیت کی (چونکہ ان کے خاوند غریب آدمی تھے اور حضرت زینب بعض یتیم بچوں کی بھی پرورش کر رہی تھیں اس لئے انہوں نے) اپنے خاوند سے کہا- کہ جاؤ اور حضورﷺ سے پوچھو کہ کیا میں تم پر اور ان یتیم بچوں پر جن کی میں کفالت کر رہی ہوں- صدقہ کر سکتی ہوں؟ کیا مجھے صدقے کا ثواب ملے گا- انہوں نے کہا میں نہیں جاؤں گا تم خود ہی جاکر پوچھ آؤ- آپ فرماتی ہیں میں حضورﷺ کے پاس گئی- تو کیا دیکھتی ہوں کہ انصار کی ایک اور خاتون بھی اسی غرض کیلئے حضور کے دروازے پر آئی ہوئی ہے- جس غرض سے میں آئی تھی- حضرت بلالؓ ہمارے پاس سے گزرے تو ہم نے انہیں کہا کہ جائیں اور حضورﷺ سے ہمارے مسئلے کے متعلق پوچھیں ہاں ہمارا ذکر نہ کرنا- وہ حضور کے پاس گئے اور ہمارا معاملہ پیش کیا- آپ نے فرمایا وہ عورتیں کون ہیں- بلالؓ نے عرض کی وہ زینب ہیں- آپ نے فرمایا کون سی زینب عرض کی عبداللہ بن مسعود کی اہلیہ- آپ نے فرمایا-

ہاں اسے دگنا ثواب ملے گا- صلہ رحمی کا بھی اجر ملے گا اور صدقہ کا بھی ثواب ملے گا-

(بخاری کتاب الزکوٰۃ-باب الزکوٰۃ علی الزوج والایتام فی الحجر)

غیبت کیوں کی؟

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

''ایک صوفی کے دو مرید تھے ایک نے شراب پی اور نالی میں بے ہوش ہو کر گرا- دوسرے نے صوفی سے شکایت کی- اس نے کہا تو بڑا بے ادب ہے کہ اس کی شکایت کرتا ہے اور جا کر اٹھا نہیں لاتا وہ اسی وقت گیا اور اسے اٹھا کر لے چلا- کہتے ہیں کہ ایک نے تو بہت شراب پی- لیکن دوسرے نے کم پی کہ اسے اٹھا کر لے جا رہا ہے- صوفی کا مطلب یہ تھا کہ تو نے اپنے بھائی کی غیبت کیوں کی-''

(ملفوظات جلد ہفتم ص78)

قرآن کریم کی روحانی تاثیرات

حضرت خلیفۃ المسیح الاول قرآن کریم کی روحانی تاثیرات سے متاثر ہو کر اپنے قلبی جذبات واحساسات یوں بیان فرماتے ہیں:-

''میں نے دنیا کی بہت سی کتابیں پڑھی ہیں اور بہت ہی پڑھی ہیں مگر ایسی کتاب دنیا کی دلربا راحت بخش لذت دینے والی جس کا نتیجہ دکھ نہ ہو نہیں دیکھی-...... میں پھر تم کو یقین دلاتا ہوں کہ میری عمر میری مطالعہ پسند طبیعت' کتابوں کا شوق اس امر کو ایک بصیرت اور کافی تجربہ کی بنا پر کہنے کیلئے جرأت دلاتے ہیں کہ ہرگز ہرگز کوئی کتاب ایسی موجود نہیں ہے- اگر ہے تو وہ ایک ہی کتاب ہے-

کیا پیارا نام ہے میں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کے سوا ایسی کوئی کتاب نہیں ہے کہ اس کو جتنی بار پڑھو جس قدر پڑھو اور جتنا اس پر غور کرو اسی قدر لطف اور راحت بڑھتی جاوے- طبیعت اکتانے کی بجائے چاہے گی کہ از کم وقت اس پر صرف کرو- عمل کرنے کیلئے کم از کم جوش پیدا ہوتا ہے اور دل میں ایمان یقین اور عرفان کی لہریں اٹھتی ہیں-''

(حقائق الفرقان جلد اول ص34)

کیا وصف اس کے کہنا ہر حرف اس کا گہنا
دلبر بہت ہیں دیکھے دل لے گیا یہی ہے

ایک بزرگ اور چور کی کہانی

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی فرماتے ہیں:- یہ کہانی 5 ستمبر 1898ء کو بعد نماز عصر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود کی درخواست پر حضرت مسیح موعود نے سنائی کہ ایک بزرگ کہیں سفر میں جا رہے تھے- اور ایک جنگل میں ان کا گزر ہوا- جہاں ایک چور رہتا تھا- اور جو ہر آنے جانے والے مسافر کو لوٹ لیا کرتا تھا- اپنی عادت کے موافق اس بزرگ کو بھی لوٹنے لگا- بزرگ موصوف نے آیت پڑھ کر فرمایا تمہارا رزق آسمان پر موجود ہے تم خدا پر بھروسہ کرو- اور تقویٰ اختیار کرو چوری چھوڑ دو- خدا تعالیٰ خود تمہاری ضرورتوں کو پورا کر دے گا- چور کے دل پر اثر ہوا- اس نے بزرگ موصوف کو چھوڑ دیا- اور ان کی بات پر عمل کیا- یہاں تک کہ اسے سونے چاندی کے برتنوں میں عمدہ عمدہ کھانے ملنے لگے- وہ کھانے کھا کر برتنوں کو جھونپڑی کے باہر پھینک دیتا- اتفاقاً پھر وہی بزرگ کبھی ادھر سے گزرے تو اس چور نے جواب بڑا نیک بخت اور متقی ہو گیا تھا- اس بزرگ سے ساری کیفیت بیان کی- اور کہا کہ مجھے اور آیت بتلاؤ- تو بزرگ موصوف نے آیت پڑھی وہی آسمان اور زمین میں حق ہے یہ پاک الفاظ سن کر اس پر ایسا اثر ہوا کہ خدا تعالیٰ کی عظمت اس کے دل پر بیٹھ گئی پھر تڑپ اٹھا اور اسی میں جان دے دی-

(حیات احمد جلد اول ص198 مرتبہ شیخ یعقوب علی عرفانی)

عدیم المثال اخوت وشفقت

شیخ تیمور صاحب ایم-اے نے ایک بار اپنے ایک فاضلانہ لیکچر میں یہ واقعہ سنایا کہ:-

''مولوی نور الدین صاحب قادیان میں جب نئے نئے آئے تھے تو آپ کو کچھ روپے کی ضرورت پیش آئی- آپ نے حضرت مرزا صاحب سے تین سو روپیہ منگوایا اور پھر چند روز بعد جب آپ کے پاس روپیہ آ گیا تو واپس کر دیا- مرزا صاحب کو جب پتہ لگا تو آپ نے وہ روپیہ واپس کر دیا اور لکھا' کہ میں ساہوکار نہیں ہوں جو ادھار روپے قرض دوں میں تو یہ سمجھتا تھا-

کہ میرا مال آپ کا ہے اور آپ کا مال میرا ہے''

(اخبار بدر 30-نومبر 1911ء ص11)

خدا دیکھنے کا مطالبہ اور حضرت مسیح موعود کی انقلاب آفریں گفتگو

کپورتھلہ کی جماعت کے بانی اور گلستان احمدیت کے گل سرسبز حضرت منشی ظفر احمد صاحب کی ایک حقیقت افروز اور روح پرور روایت:-

''کلکتہ کا ایک برہمن مجسٹریٹ...... قادیان آیا اور حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں خدا کا قائل نہیں ہوں اور سنی سنائی باتوں پر یقین نہیں رکھتا کیا آپ مجھے خدا دکھا دیں گے...... حضور نے فرمایا کہ آپ لندن گئے ہیں' اس نے کہا نہیں فرمایا لندن کوئی شہر ہے اس نے کہا ہے- سب جانتے ہیں- فرمایا آپ لاہور تشریف لے گئے ہیں- اس نے کہا میں لاہور میں بھی نہیں گیا- فرمایا قادیان آپ کبھی پہلے بھی تشریف لائے تھے- اس نے کہا نہیں- فرمایا کس طرح معلوم ہوا کہ قادیان کوئی جگہ ہے اور وہاں پر کوئی ایسا شخص ہے جو تسلی کر سکتا ہے- اس نے کہا سنا تھا- آپ نے ہنس کر فرمایا

آپ کا سارا دارومدار سماعت پر ہی ہے اور اس پر پورا یقین رکھتے ہو-

پھر آپ نے ہستی باری تعالیٰ پر تقریر فرمائی اور سامعین پر اس کا ایسا اثر ہوا کہ ایک کیفیت طاری ہو گئی''

جہاں تک برہمن مجسٹریٹ کا تعلق ہے اس نے جلدی سے یکہ منگوایا اور سوار ہو گیا- حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب نے فرمایا آپ ایسی جلدی کیوں جاتے ہیں اس نے جواب دیا-

''میں (احمدی) ہونے کی تیاری کر کے نہیں آیا تھا اور مجھے پورا یقین ہے کہ اگر رات کو میں یہاں رہا تو صبح ہی مجھے (احمدی) ہونا پڑے گا-

مجھے خدا پر ایسا یقین آ گیا ہے کہ گویا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے-

میرے بیوی اور بچے ہیں ان سے مشورہ کر لوں اگر وہ متفق ہوئے تو پھر آؤں گا''

(رفقائے احمد جلد چہارم ص113-114 مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے طبع اول اکتوبر 1957ء)

ڈاکٹر فائزہ مبشرہ صاحبہ

ایڈز۔ ایک مہلک بیماری

طبی حلقوں میں جب یہ انکشاف ہوا کہ ایڈز ایک ایسی نئی اور مہلک بیماری ہے جس کے جراثیم سے ان کا سامنا ہے تو انہوں نے یہ جاننے کی کوشش کی کہ اس بیماری کا آغاز کب اور کہاں سے ہوا برسوں کی تحقیقات کے بعد ماہرین یہ متعین کرنے میں کامیاب ہوگئے کہ جو شخص دنیا میں ایڈز کا پہلی بار شکار ہوا وہ ایک افریقی تھا۔ ان ماہرین نے 1959ء سے 1982ء کے دوران افریقہ کے مختلف علاقوں سے خون کے بارہ تیرہ نمونے حاصل کئے ان نمونوں پر جب تحقیق کی گئی تو معلوم ہوا کہ ایچ آئی وی وائرس کی علامتیں پہلی مرتبہ کانگو کے دارالحکومت کنشاسا سے تعلق رکھنے والے ایک شخص میں پائی گئی تھیں۔ جو بنتو قبیلے کا تھا اور لیوپولڈ ویلی میں رہتا تھا۔

ایڈز شوہر سے بیوی کو اور ماں سے بچے میں منتقل ہوتی ہے اور یہی اس مرض کا سب سے خوفناک پہلو ہے۔ HIV سے متاثرہ فرد اکثر خود بھی اس مرض سے لاعلم ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کی بیوی بھی اس میں مبتلا ہو جاتی ہے اور اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ معصوم بچے پیدا ہوتے ہیں تو ان کو ایڈز کی بیماری لاحق ہوتی ہے۔ ہارورڈ یونیورسٹی اسکول آف پبلک ہیلتھ کے مرکز برائے صحت اور انسانی حقوق کے مطابق 1998ء تک ایسے بچوں کی تعداد 40 لاکھ تک پہنچ چکی تھی جو HIV کی بیماری لے کر پیدا ہوتے ہیں ان میں سے بیشتر بچے دو برس کا ہونے سے پہلے ہی ہلاک ہوگئے۔ وہ بچے جو نوزائیدگی کا زمانہ گزار لیتے ہیں ان کے مقدر میں بھی کچھ برس بعد ایک اذیت ناک موت لکھی ہوتی ہے۔ ماہرین کا کہنا تھا کہ 2000ء تک ایسے بچوں کی تعداد 45 لاکھ تک پہنچ چکی تھی۔

ایچ آئی وی ایڈز کا پھیلاؤ

ایچ آئی وی ایڈز ایک ایسی بیماری ہے جس کا نام ہی لوگوں کو خوفزدہ کر دیتا ہے ہمارے یہاں عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ مرض مغرب میں پایا جاتا ہے۔ جہاں اخلاقی نظام درہم برہم ہو چکا ہے۔ لیکن یہ بات حقیقت ہے کہ پاکستان میں 1987ء سے HIV کے مریضوں کی موجودگی شروع ہو چکی تھی اور تازہ ترین تحقیق کے مطابق پاکستان میں اس کے مریضوں کی تعداد ایک لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔ HIV کا مرض انسانی جسم کے دفاعی نظام کو مفلوج کر دیتا ہے اور اس کی قوت مدافعت کو دیمک کی طرح چاٹ جاتا ہے اس مرض کا تعلق جرثومہ سے ہے اور اسے 1981ء میں ایک الگ مرض کے طور پر تشخیص کیا گیا، عالمی ادارہ صحت کے ایک اندازے کے مطابق دسمبر 1997ء تک دنیا میں 2 کروڑ 90 لاکھ بالغ افراد اور 15 لاکھ بچے HIV سے متاثر ہو چکے تھے۔ اس انفیکشن کے پھیلنے کی رفتار 16 ہزار افراد یومیہ تھی۔ ایچ آئی وی وائرس کے مریضوں کی تعداد اب تک چار کروڑ تک پہنچ چکی ہے۔ ایچ آئی وی کی وبا کی تشخیص کو اب 19 سال ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک نہ اس کے بچاؤ کی کوئی ویکسین دریافت ہو سکی ہے نہ کوئی سستا علاج سامنے آ چکا ہے۔

ایڈز کی علامات

ایڈز کی علامتیں مختلف لوگوں میں مختلف ہوتی ہیں لیکن یہ دوسری عام بیماریوں کی علامتیں ہی ہوتی ہیں۔ متاثرہ افراد میں زیادہ شدید اور دیر تک رہتی ہیں لیکن ان میں تین علامتیں ہوں تو ایڈز کی نشاندہی کرتی ہیں لیکن بغیر ایڈز کے خصوصی ٹسٹ کے یقین نہیں کیا جا سکتا کہ متاثرہ فرد ایڈز میں مبتلا ہے۔

1۔ وزن کا تیزی سے کم ہونا۔

2۔ دستوں کا ایک ماہ تک مسلسل رہنا۔

3۔ بخار اترنا چڑھنا ایک ماہ تک یا اس سے زیادہ عرصے تک۔

4۔ کھانسی جس کو ایک ماہ سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہو۔

5۔ منہ میں خمیر (فنگس) کا انفیکشن

6۔ جسم میں کسی عضو میں سوجی ہوئی گلٹیاں

7۔ جلد پر کھجلی والے لال نشان۔

8۔ مسے یا زخم جو علاج کے باوجود ٹھیک نہ ہو رہے ہوں۔

9۔ ہر وقت تھکن کا ہونا۔

10۔ تپ دق کا ہونا۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34410 میں امۃ الحئی زوجہ فیض الرحمٰن ظفر قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 3-7-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- طلائی زیورات وزنی 2 تولے مالیتی -/12000 روپے- 2- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ امۃ الحئی زوجہ فیض الرحمٰن ظفر ترگڑی گواہ شد نمبر 1 چوہدری عطاء محمد ولد عبدالغنی مرحوم ترگڑی گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید ولد محمد حسین ترگڑی

مسل نمبر 34411 میں ثریا تسکین زوجہ رانا طاہر احمد خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-6-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- پلاٹ برقبہ 10 مرلے واقع B-12/18 دارالیمن غربی ربوہ مالیتی -/500000 روپے- 2- زرعی زمین رقبہ 8 کنال واقع TDP-2 ضلع خوشاب مالیتی -/30000 روپے- 3- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/5000 روپے- 4- طلائی زیورات وزنی 6 تولے مالیتی -/42000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ ثریا تسکین زوجہ رانا طاہر احمد خان گواہ شد نمبر 1 رانا طاہر احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عمیرا شاہد اہلیہ رانا شاہد احمد گواہ شد نمبر 3 طاہر جبین اہلیہ رانا شہباز احمد خان

مسل نمبر 34412 میں رانا طاہر احمد ولد چوہدری امیر احمد قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 18-6-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- پلاٹ رقبہ 10 مرلے واقع دارالفتوح ربوہ مالیتی -/300000 روپے- 2- زرعی زمین رقبہ 11 کنال واقع ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ مالیتی -/412500 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا نمبر 2 ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد رانا طاہر احمد ولد چوہدری امیر احمد دارالیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 رانا شہباز علی احمد ولد چوہدری علی احمد دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 یوسف ناصر ولد چوہدری خوشی خان دارالبرکات ربوہ

مسل نمبر 34413 میں طارق محمود ولد فتح علی قوم گوجر پیشہ کاروبار عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-7-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- 1- مکان برقبہ 5 مرلے واقع دارالنصر شرقی ربوہ مالیتی -/250000 روپے- 2- بینک میں جمع کرنٹ اکاؤنٹ -/150000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/36000 روپے سالانہ بصورت کاروبار مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- العبد طارق محمود ولد فتح علی دارالنصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 سید رفیق احمد ولد حافظ سید باغ علی دارالنصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 خالد احمد ولد سعید احمد باجوہ دارالنصر شرقی ربوہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم تنویر احمد صاحب کارکن شعبہ کمپیوٹر روزنامہ الفضل اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم زاہد محمود صاحب آف جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 16 ستمبر 2002ء بروز سوموار دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام عامر محمود عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد صدیق صاحب ہیڈ ماسٹر (ر) دارالعلوم غربی حلقہ شاہ ربوہ کا پوتا اور مکرم مرزا محمد شریف صاحب آف کراچی کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو سعادت مند خادم دین باعمر اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

درخواست دعا

مکرم عبدالکریم صاحب نمبردار دارالفضل تحریر کرتے ہیں کہ ان کے بیٹے مکرم ناصر احمد صاحب کراچی میں ایک ایکسیڈنٹ میں ٹانگ میں فریکچر ہونے کی وجہ سے علیل ہیں۔ آپریشن کے بعد ربوہ میں ان کا علاج جاری ہے۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

کمپیوٹر کورس کا آغاز

غلام قادر کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ میں ونڈوز ایپلیکیشن آپریٹنگ اینڈ ہینڈلنگ (پلس) کے ڈپلومہ کورس کی نئی کلاس مورخہ 10- اکتوبر 2002ء سے شروع ہو رہی ہے۔ کلاس میں داخلہ کیلئے پراسپیکٹس /داخلہ فارم آفس کمپیوٹر سنٹر سے حاصل کریں۔ کورس کے دوران کمپیوٹر ہارڈویئر کے مختلف موضوعات پر معلوماتی لیکچرز بھی ہوں گے۔ کورس مکمل کرنے پر باقاعدہ ڈپلومہ جاری کیا جائے گا۔ مزید معلومات کیلئے آفس کمپیوٹر سنٹر (نزد دفتر خدام الاحمدیہ مقامی) سے ساڑھے پانچ بجے تا ساڑھے نو بجے رات رابطہ کریں۔

دورانیہ کورس: اڑھائی ماہ

وقت: 7 تا 9 بجے شام

مکمل کورس فیس: 700 روپے

(انچارج غلام قادر ٹریننگ سنٹر)

سانحہ ارتحال

مکرمہ بیگم صاحبہ قریشی محمود احمد صاحب اطلاع دیتی ہیں کہ مکرمہ سعیدہ رعنا صاحبہ ہاشمی قریشی سابق پرنسپل فوجی فاؤنڈیشن ماڈل سکول پشاور کینٹ حال لاہور زوجہ مکرم مبشر احمد خاں صاحب بنگش مرحوم جو مکرم قریشی محمود احمد صاحب مرحوم ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان کی بڑی بیٹی تھیں۔ مورخہ 16 ستمبر 2002ء بروز سوموار وفات پا گئیں۔ اگلے دن شام کو ماڈل ٹاؤن لاہور میں مکرم محمود خان صاحب مربی سلسلہ ماڈل ٹاؤن نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد میں ماڈل ٹاؤن قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ کے لئے مغفرت جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا ہونے اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم بشیر احمد خالد صاحب و ثمرہ خالد صاحبہ آف وہاڑی کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے شادی کے پانچ سال بعد بیٹا عطا کیا ہے۔ بچے کا نام "شہیر احمد" تجویز ہوا ہے۔ اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری منیر احمد صاحب آف وہاڑی کا پوتا اور مکرم شیخ محمد اعظم صاحب آف رائے ونڈ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر اور نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم صابر عثمان ہاشمی صاحب بابت ترکہ محترمہ وسیمہ اختر ہاشمی صاحبہ)

مکرم صابر عثمان ہاشمی صاحب ابن مکرم محمد شفیع ہاشمی صاحب آف گلشن اقبال کراچی نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ وسیمہ اختر صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ مکان / قطعہ نمبر 25/4 دارالبرکات ربوہ برقبہ 10 مرلہ 7.5 مربع فٹ ان کے نام بطور مقاطعہ غیر منتقل کردہ ہے۔ یہ مکان / قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ صابرہ شاہد صاحبہ (بیٹی)
(2) مکرم صابر عمران ہاشمی صاحب (بیٹا)
(3) محترمہ رخسانہ صفت اللہ صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرم شعیب احمد ہاشمی صاحب (بیٹا)
(5) مکرم زبیر احمد ہاشمی صاحب (بیٹا)
(6) محترمہ فرزانہ نعیم صاحبہ (بیٹی)
(7) محترمہ فرحانہ افضل صاحبہ (بیٹی)
(8) مکرم صابر عثمان ہاشمی صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عالمی خبریں

عراق کا بحران یورپی یونین اور دنیا کے دیگر ممالک نے عراق کا مسئلہ سیاسی اور سفارتی ذرائع سے حل کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ یورپی یونین کے وزراء خارجہ کے اجلاس میں امریکہ کی عراق کے بارے پالیسی پر سخت تنقید کی گئی وزیر خارجہ بیلجیئم لوئیس نے کہا کہ مسئلہ کا حل اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے ذریعہ چاہتے ہیں۔ روس نے کہا کہ امریکہ اور برطانیہ عراق کے مسئلے کو حل کرنے کی بجائے مزید پیچیدہ بنا رہے ہیں۔ عراقی نائب وزیر خارجہ نے کہا کہ امریکہ کے پاس عراق کے بارے میں کوئی ثبوت نہیں۔ ہنس بلکس نے کہا کہ عراقی ہتھیاروں کے معائنہ کو یقینی بنانے کیلئے طریقہ کار وضع کرنے کی انتھک کوشش کر رہا ہوں۔

امریکہ نے اسلحہ انسپکٹروں کو روک دیا

امریکہ نے اقوام متحدہ کے اسلحہ انسپکٹروں کو عراق میں معائنہ کاری سے روک دیا ہے تاوقتیکہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل معائنہ کاری کیلئے نیا طریق کار وضع نہ کرے۔ کولن پاول نے کہا کہ سلامتی کونسل آئندہ دو ہفتوں میں ہدایات اور طریق کار وضع کرے گی امریکہ اور برطانیہ نے سیکورٹی کونسل میں غیر مستقل اراکین کی حمایت کیلئے سفارتی کوششیں تیز کر دی ہیں۔

امریکہ نے بیت المقدس کو اسرائیل کا دارالحکومت تسلیم کر لیا امریکی صدر جارج بش نے ایک ایسے مسودہ قانون پر دستخط کئے ہیں جس کے تحت امریکی حکومت اپنی دستاویزات میں مقبوضہ بیت المقدس (یروشلم) کو اسرائیل کا دارالحکومت قرار دے گی۔ امریکی صدر نے واضح کیا کہ ہماری پالیسی تبدیلی ہوئی نہ امریکی انتظامیہ اس کی پابند ہوگی۔ آئینی ذمہ داریاں پوری کرنے کیلئے شق کو نظر انداز کر سکتا ہوں۔

اینٹی مسلم ہسٹیریا ملائیشیا کے وزیر اعظم مہاتیر محمد نے کہا ہے کہ امریکہ کو اینٹی مسلم ہسٹیریا ہو گیا ہے۔ یہ تبصرہ مہاتیر محمد نے ملائیشیا کے نائب وزیر اعظم کے امریکہ میں سیکورٹی چیک کیلئے جوتے اتروانے پر کیا' انڈونیشین پارلیمنٹ میں مطالبہ کیا گیا کہ ہمیں بھی امریکیوں سے ایسا ہی سلوک کرنا چاہئے۔

بھارت۔ ایڈز میں پہلی پوزیشن بھارت ایڈز زدہ ملکوں میں پہلی پوزیشن پر آ گیا ہے۔ چین' بھارت' روس' نائیجیریا اور ایتھوپیا میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد دو کروڑ تین لاکھ کے درمیان ہے۔ امریکی خفیہ ادارے (سی آئی اے) نے بھارت میں بڑھتی ہوئی ایڈز پر تشویش کا اظہار کیا ہے بھارت میں جنسی بے راہ روی عروج پر پہنچ گئی ہے۔ اس کی تباہی کیلئے اور کوئی بڑا دشمن نہیں۔

مقبوضہ کشمیر میں الیکشن کا تیسرا مرحلہ مقبوضہ کشمیر میں الیکشن کا تیسرا مرحلہ بھی مکمل ہو گیا۔ کشمیریوں نے پہلے دو مرحلوں کی طرح تیسرے مرحلے کا بھی بائیکاٹ کیا۔ مکمل ہڑتال رہی۔ ٹریفک بند رہی۔ پولنگ شروع ہونے سے 15 منٹ قبل مسلح افراد نے بس کو روکا اور فائرنگ کر دی کئی زخمی ہو گئے۔ پلوامہ میں بی ایس ایف کے اہلکار انتخابی سٹاف کو ہیڈ کوارٹر لا رہے تھے کہ ان کی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی۔ 6 فوجیوں سمیت 15 ہلاک ہوئے۔ 12 پولنگ سٹیشنوں پر حملوں میں 19۔ افراد زخمی ہو گئے۔

دو بھارتی طیارے ٹکرا گئے دو بھارتی طیارے ایئر شو کے دوران ٹکرانے سے 35۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

یمن میں برطانوی پارلیمنٹ پر فائرنگ

یمن میں برطانوی سفارتخانے پر فائرنگ کے نتیجہ میں 4 افراد ہلاک ہو گئے۔ اس جرم میں یمنی پارلیمنٹ کے سپیکر کے دو بیٹوں کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے اور چار دیگر بیٹوں کو شامل تفتیش کر لیا گیا ہے۔

دو برس میں 30 ہزار فلسطینی گرفتار ہوئے

فلسطینی اسیران کی وکالتی تنظیم کے قائد نے بتایا ہے کہ دو برس قبل شروع ہونے والی انتفاضہ کے دوران 30 ہزار فلسطینیوں کو گرفتار کیا گیا۔ جن کے لئے نئی جیلیں بنائی گئیں۔

بقیہ صفحہ 2

تعداد یہاں پر موجود ہے۔ معلم کا سنٹر بھی ہے۔ اس سارے علاقہ میں جو کہ دس پندرہ میل کا ہے کسی فرقہ کی کوئی عبادت گاہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بیت الذکر کی تعمیر کے بعد اس علاقہ کو احمدیت سے خوب نوازا ہے اور بہت اچھی جماعت بن گئی ہے۔ اسی طرح اس کے ارد گرد بھی مزید چھوٹی چھوٹی جماعتیں بن گئی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت اس بیت الذکر کا نام "بیت الرحمٰن" تجویز فرمایا ہے۔ اس کے افتتاح پر خدا کے فضل سے تین صد کے قریب حاضری تھی۔

اس کی تعمیر کا خرچ نیروبی جماعت کے ایک دوست مکرم عبدالستار قریشی صاحب کی فیملی نے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ قربانی قبول فرمائے اور مزید توفیق دے۔ آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 24 مئی 2002ء)

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
اکسیر نونہال
قابل اعتماد "بے بی ٹانک"
معدہ و جگر کی اصلاح کر کے غذا جزو بدن بناتا ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع و غروب

جمعرات	3-اکتوبر	زوال آفتاب	12-57 :
جمعرات	3-اکتوبر	غروب آفتاب	6-54 :
جمعہ	4-اکتوبر	طلوع فجر	5-40 :
جمعہ	4-اکتوبر	طلوع آفتاب	7-01 :

پاکستان کو اقتصادی امداد دینگے امریکہ نے کہا ہے
کہ دہشت گردی کو شکست دینے کیلئے پاکستان کو اقتصادی امداد کی ضرورت ہے جسے پورا کیا جائے گا پاکستان میں جمہوریت کی واپسی اہم مسئلہ ہے اس حوالے سے صدر جنرل مشرف کی کوششیں قابل ستائش ہیں ان خیالات کا اظہار امریکہ کے نائب وزیر دفاع پال وولفوونز نے پاک امریکہ تجارتی کونسل کے اجلاس کے افتتاحی سیشن سے خطاب کرتے ہوئے کیا کہ مضبوط معیشت کے بغیر دہشت گردی سے نمٹنا آسان نہیں ہے۔

پاکستان میں را کی کارروائیاں تشویشناک
ہیں پاکستان نے امریکہ پر واضح کیا ہے کہ وہ بھارت کے ساتھ مذاکرات کے لئے تیار ہے لیکن اس سے قبل بھارت کو سرحدوں سے فوج زمانہ امن کی پوزیشنوں تک واپس لے جانا ہوگی۔ پاکستان کے دورے پر آئی ہوئی امریکہ کی نائب وزیر خارجہ کرسٹینا روکا نے اسلام آباد میں جنرل مشرف اور دیگر وزراء کے ساتھ الگ الگ ملاقاتیں کیں۔ ذرائع کے مطابق انہوں نے نئی دہلی میں بھارتی قیادت کے ساتھ اپنے مذاکرات کی تفصیلات سے انہیں آگاہ کیا۔ ایک انٹرویو میں کرسٹینا روکا نے کہا گزشتہ دنوں کراچی میں گرفتار ہونے والے را کے دہشت گردوں نے حیرت انگیز انکشافات کئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی خفیہ ایجنسی را کی پاکستان میں دہشت گردی کی کارروائیاں تشویشناک ہیں۔

پاک امریکہ بزنس کونسل کا قیام پاکستان اور امریکہ نے باہمی تجارتی اور اقتصادی تعلقات کے فروغ اور تمام شعبوں میں تعاون بڑھانے کیلئے بزنس کونسل قائم کر دی ہے جس کا باقاعدہ افتتاح واشنگٹن میں ایک انتہائی پروقار تقریب میں ہوا۔

منتخب حکومت چاہے تو آئینی ترامیم ختم کر سکتی ہے وفاقی وزیر قانون ڈاکٹر خالد رانجھا نے کہا ہے کہ آئندہ انتخابات کے بعد نئی حکومت تشکیل پاتے ہی موجودہ کابینہ خود بخود ختم ہو جائے گی۔ منتخب وزیراعظم اپنی کابینہ تشکیل دے گا۔ لیگل فریم ورک آرڈر اور موجودہ حکومت کی طرف سے کی گئی آئینی ترامیم منتخب حکومت کی صوابدید پر ہوں گی۔ وہ انہیں منظور کرے معطل کر دے یا بحران میں ترامیم کر لے۔

صدر اور گورنر انتخابی عمل میں مداخلت کر رہے ہیں لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ریاض محمد صابر نے صدر مملکت اور گورنر پنجاب کے خلاف حلیم لائرز فورم پنجاب کے جنرل سیکرٹری کی رٹ درخواست کی سماعت 3-اکتوبر تک ملتوی کرتے ہوئے کہا ہے کہ رٹ درخواست میں مدعا علیہان پر انتخابات کے عمل میں مداخلت کا الزام عائد کیا گیا ہے۔

1500 ایڈہاک لیکچررز کو ریگولر کرنے کا حکم
سپریم کورٹ کے فل بنچ نے حکومت پنجاب کو ہدایت کی ہے کہ 1500 کے قریب ایڈہاک لیکچررز کو ریگولر کرنے کی کارروائی شروع کرے۔

بشیر خان صاحب کے فضل و کرم کے ساتھ
خالص سونے کے زیورات
شریف جیولرز ربوہ
* ریلوے روڈ فون - 214750
* اقصیٰ روڈ فون - 212515
SHARIF JEWELLERS

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام
پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 4/اکتوبر 2002ء

12-00 a.m	لقاء مع العرب
1-00 a.m	عربی زبان میں چند پروگرام
2-10 a.m	واقفین نو بچوں کا تربیتی پروگرام
2-40 a.m	مجلس سوال و جواب
3-30 a.m	کمپیوٹر سب کے لئے
4-15 a.m	کھانے سکھانے کا پروگرام "مائدہ"
4-25 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس
5-25 a.m	قادیان دارالامان کا تعارف
6-05 a.m	تلاوت قرآن کریم۔ درس حدیث۔ عالمی خبریں
7-00 a.m	درس حدیث
7-30 a.m	مجلس عرفان
8-25 a.m	بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ
9-05 a.m	جہازوں کی اڑان کے بارے میں معلومات
10-05 a.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
11-00 a.m	ہومیوپیتھی کلاس
12-05 p.m	تلاوت قرآن کریم
12-20 p.m	عالمی خبریں بنگلہ انگریزی اردو
12-40 p.m	لقاء مع العرب
1-45 p.m	سیرت النبی ﷺ "سرائیکی"
2-20 p.m	درس حدیث "سرائیکی زبان میں"
2-40 p.m	مجلس عرفان
3-25 p.m	پروگرام تعارف سید مقبول احمد
4-10 p.m	انڈونیشین زبان میں پروگرام
5-10 p.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
6-00 p.m	خطبہ جمعہ (براہ راست)
6-30 p.m	درس ملفوظات
8-00 p.m	بنگلہ ملاقات
9-00 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
10-05 p.m	فرانسیسی زبان میں پروگرام
11-15 p.m	جرمن زبان میں پروگرام

ہفتہ 5/اکتوبر 2002ء

1-15 a.m	عربی زبان میں پروگرام
1-50 a.m	مجلس عرفان
2-40 a.m	خطبہ جمعہ 4-10-2002
3-40 a.m	درس حدیث
3-50 a.m	ہومیوپیتھی کلاس
6-05 a.m	تلاوت قرآن کریم۔ درس حدیث۔ عالمی خبریں
7-00 a.m	یسرنا القرآن سیکھیے
7-30 a.m	مجلس سوال و جواب انگریزی
8-40 a.m	تقریر عنوان "بدزبانی"
9-10 a.m	اردو کلاس
10-25 a.m	"انوار العلوم" سے سوال و جواب
11-05 a.m	جرمن مہمانوں سے ملاقات
12-05 p.m	تلاوت قرآن کریم
12-10 p.m	خبریں بنگلہ اردو انگریزی
12-30 p.m	لقاء مع العرب
1-30 p.m	ماریشس زبان میں پروگرام
2-20 p.m	درس القرآن کلاس
4-00 p.m	انڈونیشین زبان میں پروگرام
5-15 p.m	تقریر
6-05 p.m	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث، عالمی خبریں
6-50 p.m	اردو کلاس
8-05 p.m	بنگلہ زبان میں چند پروگرام
9-05 p.m	چلڈرن کلاس 5-10-2002
10-10 p.m	ماریشس زبان میں پروگرام
11-00 p.m	جرمن زبان میں مختلف پروگرام

بقیہ صفحہ 1

نئی آئی ڈونرز کی وفات کے بعد اطلاع ملنے پر آئی بنک کی ٹیم نے آنکھوں کے عطیہ کے حصول کی کارروائی مکمل کی۔ عطیہ شدہ کارنیہ کو ایک خاص قسم کے محلول (MK4) میں محفوظ کر کے آئی بنک میں رکھا گیا۔ جس کے بعد موزوں نابینا یا کم بینائی والے افراد کے پیوندکاری کے آپریشنز کی تیاریاں شروع کی گئیں۔ مکرم ڈاکٹر رشید محمد راشد صاحب آئی سپیشلسٹ نے Eye Collection کا کام بڑی مہارت اور کامیابی سے سرانجام دیا۔ اور پھر فضل عمر ہسپتال کے آپریشن تھیٹرز میں پیوندکاری کے چار آپریشنز کئے۔ بعد کے دو آپریشنز مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا خالد تسلیم احمد صاحب ایف آر سی ایس نے کئے۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن و آئی بنک کے قیام کے ابتدائی دو سالوں میں پیوندکاری کے دس آپریشنز ہو چکے ہیں۔ جن میں سے آخری چھ صرف ڈیڑھ ماہ کے ریکارڈ عرصے میں مکمل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس میدان میں خدمت کرنے والے تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

برین ٹانک Brain Tonic
کمزوری یادداشت کے لئے ایک انوکھی دوا
☆ کیا آپ کی یادداشت کمزور ہے؟ ☆ کیا آپ کی نظر کمزور ہے؟ ☆ کیا آپ کو بھول جانے کی عادت ہے؟ ☆ کیا آپ کو سبق جلد یاد نہیں ہوتا؟ ☆ کیا آپ نزلہ زکام کی وجہ سے پریشان رہتے ہیں؟ ☆ کیا آپ عینک سے نجات چاہتے ہیں؟ ☆ کیا آپ کو بھوک نہیں لگتی اور کھانا ہضم نہیں ہوتا؟ اگر ان سب باتوں میں سے کوئی بات بھی آپ کے اندر موجود ہے تو آپ کو فوری ضرورت ہے برین ٹانک کی۔ برین ٹانک کھایئے یادداشت بڑھایئے عینک سے نجات پایئے۔ نزلہ زکام سے پیچھا چھڑوایئے۔
دوائی منگوانے کا پتہ: جان یونانی دواخانہ چوک الیت المہدی گول بازار ربوہ فون دواخانہ 04524-213149
فون رہائش 04524-211485 فون رہائش 04524-214358

پکوان مرکز
ہر قسم کی تقریبات کیلئے عمدہ اور لذیذ کھانے تیار کروائیں رابطہ کریں اور وقت بچائیں۔
گول بازار ربوہ فون 212758

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61